مولانا شفیق الدین الصلاح
مدرس مدرسہ عربیہ صدیقیہ تیمر گرہ

آہ! ڈاکٹر صاحب بھی داغ مفارقت دے گئے

ہائے ہم سے ہوگئے ایک رہبر کامل جدا
کل تلک علم میں جن کے فیض کا چرچا رہا

شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب مرحوم کی ذات بابرکات اس زمانہ میں باعث خیر وبرکت تھی ، بڑے قوی النسب ،صاحب معرفت وکرامات تھے ،دیوبند ثانی جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں مسند حدیث پر بہت عرصے سے فائز تھے بڑے ہنس مکھ ،زندہ دل اور عالی فکر و وسیع ظرف کے حامل تھے۔

الفاظ کے کہسار سے بلند تر

وہ ایک ایسی ہستی تھی ،جس کا تعارف کراتے ہوئے الفاظ کے ظروف اور پیمانے چھوٹے اور تنگ محسوس ہورہے ہیں اس عظیم انسان کی شخصیت پر تبصرہ پھیکا اور بے رنگ ہے جو لاکھوں انسانوں کے دلوں کی دھڑکن ہو غریبوں کا یار، بے سہاروں کا مددگار،مظلوموں کا ساتھی ہواس کیلئے عقیدت کا ہر پھول وگلدستہ کاغذی لگتا ہے حقیقت چھپ گئی ہے اب ایک روایت نبھائی جارہی ہے جانے والے اکابر کی یاد میں انہیں خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے خصوصی اشاعتوں اورنمبروں کی۔

یقیناً اپنی گوناگوں صفات کی بناء پر اپنے رب ذوالجلال سے اپنی موت کیلئے ایک ایسا دن اور مہینہ مقرر کروایا جو برکات اور خوش قسمتی کا ذریعہ ہےاور اتباع حسینؓ کی علامت ہے۔

غیر متوقع آمد

دس سال پہلے مدرسہ عربیہ ظہور الاسلام تلہ گنگ (شاخ رائیونڈ) میں حضرت کی ملاقات کا شرف حاصل ہوا رات کے وقت مدرسہ میں اچانک ایک فرشتہ صفت انسان کا داخلہ ہوا کسی کو معلوم نہ تھا کہ یہ ہستی کون ہے؟ مولوی اخلاق صاحب مہتمم مدرسہ نے جب حضرت کو دیکھا تو اچانک ان کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑی تب معلوم ہوا کہ یہ ایک عظیم انسان اور معزز شخصیت ہے مہتمم صاحب حضرتؒ کو دیکھ کر اس قدر خوش ہوئے کہ اس جیسی فرحت وسرور پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا تھا، کہ ہمارے اس مدرسہ میں ایک عبقری معزز نو وارد مہمان اور وہ بھی اچانک تو خوشی کی انتہاء نہ

تھی یہ خبر مدرسہ کے طلباء میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی تمام طلباء جمع ہو گئے حضرت نے بیان فرما کر بعض عرب طلباء سے لغت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں گفتگو فرمائی بعد میں ایک فلسطینی طالبعلم کا کہنا تھا واللہ مارأیت فی الباکستان أفصح منه" خدا کی قسم میں نے پاکستان میں ان سے زیادہ فصیح کسی کو نہیں دیکھا۔

خداترسی کا منبع اور رحمدلی کا سرچشمہ

حضرت محترم خداترسی کا منبع اور رحم دلی کا سرچشمہ تھے کئی دفعہ حضرت کے سبق میں بیٹھنے کا موقع ملا عجیب کیفیات تازگی اور طراوت محسوس ہوئی حدیث کی تشریح فرماتے ہوئے کبھی حضرت کا دل بھر آتا آواز میں رونے کی سی کیفیت بن جاتی اور آبدیدہ ہو جاتے اکثر اوقات حضرت کو درس حدیث میں ایسی لذت اور سرور ہوتا کہ قریب والا بھی اس کو محسوس کرتا۔

مہمان نوازی اور تواضع

حضرت کی طبعیت میں بہت زیادہ عاجزی ،تواضع اور مہمان نوازی تھی ،اجازت حدیث کے سلسلہ میں خدمت اقدس میں حاضری ہوئی اس پیرانہ سالی اور علالت کے باوجود ایک عام آدمی کی دعوت پر نکاح کی تقریب میں تشریف لے گئے ،ہمیں ٹھہرنے کا حکم فرمایا جب کچھ تاخیر سے آئے تو اتنی معذرت کی کہ ہم بھی شرمندہ ہو گئے اجازت حدیث دیکر نیک دعاؤں کیساتھ رخصت فرمادیا۔

طلباء کے ساتھ بہت شفقت ومحبت فرماتے اپنے ساتھ کھانے پر بٹھایا کرتے ان کی قدر کرتے اور کبھی بے تکلفی ومزاح بھی فرمایا کرتے دل کو دل سے راہ ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ طلباء کو ان سے بے پناہ عقیدت ومحبت سخت گرمی اور لو میں نماز جمعہ حضرت کے پیچھے پڑھنے کے متمنی ہوتے اور جمعہ کی نماز حضرت کی مسجد ہی میں پڑھا کرتے احقر کو بھی متعدد باران کے ہاں حاضری کی توفیق ملی۔

ملنساری اور عالی اخلاق کا نمونہ

ملن ساری اور عالی اخلاق ان کے فطرت ثانیہ تھی شاہانہ اخلاق کی بناء پر ہر ایک کو یہ وہم ہوتا، کہ حضرت کو مجھ ہی سے زیادہ محبت والفت ہے مجھے ہی زیادہ قریب وعزیز رکھتے ہیں جب بھی دوران درس کوئی عرب تبلیغی مہمان آتا تو ان کی خاطر مدارت میں درس عربی اور اردو خوان مہمانوں کیلئے اردو میں دیا کرتے۔

تمام شعبہ ہائے دینیہ سے منسلک تھے ان کے سراہنے اور بڑی داد دیتے ان کی قیادت ہی میں سرگرم نظر آتے اعراض نہ فرماتے سب میں اجتماعیت یگانگت اور اتفاق کے تاثرات کو ذہنوں میں ڈالنے کیلئے کوشاں رہتے تمام اہل شعبوں میں اتفاق واتحاد پیدا کرنے کی ترغیب وتاکید فرماتے اور ان کے اجتماع کو دین کے احیاء کا ذریعہ

بتلاتے آپ نے بنفس نفیس جہاد تبلیغ، درس وتدریس، تصنیف وتالیف، تصوف، سیاست، ردکفر اور باقی تمام شعبہائے دینیہ میں شرکت کی اور اسمیں عظیم کارنامے سرانجام دیئے ان تمام کی بقاء کے لئے متمنی، امیدوار اور بے چین رہتے۔

آپ پر اسلام کی سربلندی اور دین کی نشر اشاعت کا بڑا غم اور فکر سوار تھا آپ کی دعاؤں میں تمام عالم انسانیت کا حصہ تھا مظلوم مسلمانوں کیلئے آہ وزاری کرتے ہوئے حضرت کو بارگاہ ایزدی میں کئی دفعہ سربسجود دیکھا گیا۔

جامع الصفات شخصیت کی جدائی

آج وہی شخصیت ہم سے جدا ہوگئی کاش وہ دوبارہ بھی آجائے ان کی وفات! ایک فرد کی جدائی ہی نہیں بلکہ علم وحلم، جہد وعمل زہد وتقویٰ، سخاوت وفیاضی خواری واستغناء اور صبر وتحمل جیسی صفات عالیہ کی موت وفنا ہے آپ ایک متبع سنت زندہ دل اور بے تکلف انسان تھے طلباء اور علماء کیلئے متاع جان کی حیثیت رکھتے تھے طلباء پر جان مال عرض سب کچھ نچھاور کرنے کیلئے آمادہ ہوا کرتے ایسی ہی شخصیت کا انتقال یقیناً امت مسلمہ کیلئے اور خصوصاً اہل پاکستان کیلئے ایک بڑا المیہ اور دردناک واقعہ ہے، فضلائے حقانیہ اور طلباء دیوبند ثانی کیلئے ایک مفجع اور افسوسناک حادثہ ہے یوں لگتا ہے کہ اس چمن کے پھول مالی کے چلے جانے سے مرجھا گئے ہیں سب کے سب یتیم اور بے سہارا ہوگئے۔

کسی معصوم کے سر پر نہ ہو جب سائباں کوئی
کھلونے ٹوٹ جاتے ہیں غبارے لوٹ جاتے ہیں

آج وہ مسند دارالعلوم حقانیہ بھی آہ وفزع میں مبتلا ہے وہ آشنا منبر بھی بے یار ومددگار ہوگیا وہ در ودیوار بھی اس پر رونق محافل سے محروم ہوگئی کاش! انہیں کوئی دوسرا ڈاکٹر صاحب جیسی شخصیت ملے لیکن گاہے گاہے گاہے:

باغ باقی باغباں نہ رہا
اپنے پھولوں کا پاسباں نہ رہا
کارواں تو ہے اور رہے گا
مگر ہائے وہ میر کارواں نہ رہا

خدا تعالیٰ حضرت اقدس کی قبر ومدفن کو نور سے بھر دے اور ان کے انوارات سے تمام عالم انسانیت کو فیض یاب ہونے کی توفیق عطاء فرمائے۔آمین

اوصاف وکمالات

سیرت، شخصیت وکردار، تواضع وانکساری
اور منفرد خصوصیات

جس سے جگر و لالہ کو ٹھنڈک ہو وہ شبنم
فولاد کے دل جس سے دہل جائے وہ طوفان